سوال

(38) رویت ہلال بذریعہ ریڈیو معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں محققین شرع دراس مسئلہ کہ رویت ہلال بذریعہ ریڈیو معتبر ہوگی یا نہیں؟ ینوبالدلائل العقلیۃ والنقلیۃ وتوجروا عند اللہ ذی الرحمۃ والواسعۃ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ ایک: یہ کہ اگر کسی مقام میں رویت ہلال کا بقاعدہ شرعیہ تحقق ہوجائے تو اس مقام رویت کے علاوہ کتنی دور تک کے مقام میں اس رویت کا اعتبار ہوسکتا ہے؟ دوسری: یہ کہ شرعاً جتنی دور تک بھی اعتبار ہوسکتا ہو اس میں ریڈیو کے ذریعہ اطلاع واعلان اور خبر کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

پہلی بات کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ مشرق والوں کی رویت شرعی مغربی مقام میں رہنے والوں کے حق میں بلا لحاظ مسافت معتبر ہوگی۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی مشرقی مقام میں ہلال طلوع ہوجائے لیکن اس کے مغرب میں طلوع نہ ہو۔ علم ہَیئت قدیم ہو یا جدید اس کی رو سے ایسا ہونا ضروری ہے پس بلا لحاظ وتقیید مسافت قریبہ یا بعیدہ مشرق والوں کی رویت مغرب والوں کے حق میں معتبر ہوگی۔ اور کسی مغربی مقام میں رویت ہلال شرعیہ کا تحقق ہوجائے تو مشرق کے انہیں مقامات تک وہاں کی رویت معتبر ہوگی جس کے مطالع اور بلدہ رویت کے مطلع کے درمیان اختلاف نہ ہو بلکہ دونوں کے مطالع متفق ومتحد ہوں۔ یہاں مطلع کے اختلاف واتحاد کا لحاظ ضروری ہے۔

الذی دل علیہ حدیث کریب عن ابن عباس عند مسلم أنہ لما یجب علی یروہ الصوم برویۃ غیر ہم إذا تباعد محلھما وہوالأصح من مذہبنا (ای الشافعیہ)

واختلفوفی ضبط التباعد والاصح باختلاف المطالع فاذارئی ببلد لزم کل علم اتحاد مطلعھا معہا الصوم برؤیتہم بخلاف بلد علم اختلاف مطلعھا لہا أوشک ہل مطلعھا متحد او مختلف؟

قال فی الانوار: والمراد باختلاف المطالع ان یتباعد البلدان بحیث لورئی فی احدہما لم یرفی الاخر غالبا انتہی قال السبکی: قد تختلف تکون رؤیتہ فی احدہما مستلزمہ لرؤیتہ فی الاخر من غیر عکس إذا اللیل یدخل فی البلاد الشرقیۃ قبل دخولہ فی الغربیۃ وحینئذ عن اختلافہما من رویتہ فی الشرقی رویتہ فی المغربی من غسر عکس واما عند اتحادہما فیلزم من رؤیتہ فی احدہما رؤیتہ فی الاخر قال الاسنوی: وعلی ہذا تحمل حدیث کریب فان الشام غربی المدینۃ فلایلزم من رؤیتہ فی الشام رؤیتہ فیہا أی المدینہ ومما یؤید ان الاعتبار باتحاد المطالع دون مسافۃ القصر اتفاقہم علی ان اختلافہا معتبر فی مواقیت الصلاۃ (اتحاد اہل الاسلام بخصوصیات الصیام ص 71/72 لابن حجر اا لہیثمی المکی)

میل اور کوس کے ذریعہ اتحاد واختلاف مطلع کی تحدید وتعیین دشوار ہے۔ ویسے کہا جاتا ہے کہ تقریبا 600 میل دوری پر مطلع مختلف ہوجاتا ہے اور اس سے کم مسافت پر مطلع متحد

متفق رہتا ہے واللہ اعلم۔

دوسری بات کے بارے میں معلوم ہونا چاہیئے کہ ریڈیو کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر نہ تو مطلقا مقبول و معتبر ہے نہ مطلقا مردو ہے۔

ریڈیو فی نفسہ بری چیز نہیں ہے اور نہ اس کا استعمال ممنوع ہے بلکہ اگر اس سے جائز فائدہ اٹھایا جائے اور کلام لیا جائے تو وہ اچھی اور جائز چیز ہے اور غلط کام میں استعمال کیا جائے تو بری چیز ہے۔

اسلامی ملک پابند شریعت حکومت اگر بقاعدہ شرعیہ رویت ہلال کی تحقیق کرکے ذمہ دارانہ طور پر رؤیت کا ریڈیو کے ذریعہ اعلان کرے تو اس کی قلمرو اور حدود کے اندر نیز بیرون ملک میں بلدہ رویت سے مغرب میں واقع تمام بلادو امصار و توابع میں مطلقا اس ریڈیو کی خبر معتبر ہوگی اور مشرقی مقامات میں اتحاد مطلع کی حد تک معتبر ہوگی۔

اور غیر مسلم حکومت کے ریڈیو کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر کا بتفصیل مذکور اس وقت اعتبار ہوگا جب کہ اس نے معتبر مشاہیر علماء کی رویت ہلال کمیٹی مقرر کی ہو۔ اور یہ کمیٹی ہی باقاعدہ شرعیہ رویت کی تحقیق کرکے خود ریڈیو پر جاکر اعلان کرے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ محدث

رویت ہلال کے بارے میں ریڈیو کی خبر کی بابت علماء اہل حدیث کا کیا خیال؟ اس سلسلہ میں مجھے زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ مرحومین میں سے صرف مولانا شرف الدین دہلوی کی رائے معلوم ہوسکی ہے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں:

اگر ریڈیو کا حال معلوم ہے کہ ثقہ خبر دیتا ہے اور آواز بھی اس کی پہچانتے ہیں تو معتبر ہے ورنہ نہیں۔ اور صرف متفق المطالع شہر اس پر عمل کریں گے۔ مختلف المطالع اس پر عمل نہ کریں گے (فتاوی ثنائیہ 1۔419) برہان اور اسلام یہاں نہیں آتے۔ الاسلام کہیں سے حاصل کرکے محولہ مضمون پڑھنے کی کوشش کروں گا۔

حنفیہ کو تسلی و تشفی نہیں ہوگی جب تک فقہ وفتاوی حنفیہ میں ان کو کوئی مناسب اور لگتی ہوئی جزئی مل جائے۔ چاہے وہ کیسے ہی کسی متقدم فقیہ یا غیر فقیہ کا قول وفتوی اور روائے کیوں نہ ہو۔ حنفیہ نے رویت ہلال کی خبر کو من ل وجوہ شہادت قرار دیا ہے اس لئے لامحالہ اس میں شہادت کے قیود و شرائط کا لحاظ واعتبار ضروری ہوگیا۔

رویت ہلال کی خبر کے بارے میں غلبہ ظن صدق کافی ہے۔ مگر یہ غلبہ ظن مظان شرعیہ سے حاصل ہونا چاہیئے۔ اور ان کے نزدیک خط ٹیلیفون تار ریڈیو مظان شرعیہ سے نہیں ہیں اس لئے ان کے ذریعہ حاصل شدہ غلبہ ظن کافی نہیں ہوگا۔ موضع رویت کے علاوہ دوسرے مقامات میں اس رویت کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب کہ شامی وغیرہ میں مذکور ک تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کے مطابق رویت کی اطلاع وہاں پہونچے۔ اور خط تار ٹیلیفون ریڈیو سے پہونچے والی خبر ان مذکورہ طریقوں کے مطابق نہیں پہونچتی اس لئے ان ذرائع کا عندالحنفیہ رویت ہلال کے بارے میں مطلقا اعتبار نہیں ہوگا۔

اب میں صرف ریڈیو کی خبر کے بارے میں اپنا خیال اور اپنی رائے لکھ رہا ہو اس لئے کہ آپ نے محض ریڈیو کے بارے میں استفسار کیا ہے۔

روت ہلال کی خبر دینے والا ریڈیو اگر اسلامی یا مسلم حکومت کا ہے جیسے: افغانستان سعودیہ عربیہ پاکستان کویت مصر مراکش وغیرہ اور وہاں کی حکومت علماء کے ذریعہ رویت کے شرعی طریق پر ثبوت کا اطمینان حاصل کرلینے کے بعد ہی اپنے قلم رو کے ریڈیو اسٹیشنوں کے ذریعہ رویت کا اعلان کراتی ہے تو اگر وہ اختلاف واتحاد اور اس کے متقضی پر عمل سلطنت کے وہی لوک کریں گے جن کے مطالع موضع رویت کے مطلع سے متفق ہوں مختلف نہ ہوں۔ مثلا: مقام رویت سے مشرق میں چار سو میل کے اندر واقع مقامات کے لوگ۔

اور اگر خبر دینے والا ریڈیو اسٹیشن غیر مسلم حکومت کا ہے جیسے ہندوستان ہو رہاں و معروف علماء و مسلم اعیان کی کوئی سرکاری یا نیم سرکاری نجی رویت کمیٹی موجد ہے اور اس کمیٹی کیے ارکان کے ناموں کا اعلان پہلے سے اخبارت کے ذریعہ کردیا گیا ہے۔ تمام لوگ ان سے متعارف ہوچکے ہیں۔ اور نجی کمیٹی کا رابطہ بھی حکومت کے عملہ ریڈیو سے قائم ہے اور کمیٹی بقاعدہ شرعیہ رویت کا ثبوت بہم پہونچ جانے کے بعد رویت کا حکم لگاتی ہے پھر اس کمیٹی کے معروف مشہور دو تین ارکان (اعیان وعلماء) ریڈیو اپنے تعارف کے ساتھ یکے بعد دیگرے رویت کا اعلان کرتے ہیں تو وہ جس مقام کی رویت ثابتہ کا اعلان کریں اس مقام سے مشرق میں واقع متفق المطالع مقامات کے لوگوں کو اس اعلان پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور جن

کے مطالع معلنہ موضع رویت سے مختلف ہوں وہ اس پر عمل نہ کریں گے ۔ مثلاً دہلی ریڈیو اسٹیشن سے اس کمیٹی کے اکابر کا اعلان یوپی کے مشرقی اضلاع کے حق میں معتبر اور واجب العمل و اتسلیم نہ ہوگا ۔

اور اگر مذکورہ قسم کی کوئی کمیٹی قائم نہیں ہے ۔ اور حکومت کا عملہ روزہ مردہ کی خبروں کی طرح رویت کی خبر کو بھی اپنے طور پر حاصل کرکے ریڈیو کے ذریعہ نشر کرتا ہے تو اس کو تسلیم نہیں کیا جائے گا یعنی : اس کے مطابق عمل کرنا سنت نہیں ہوگا ۔

مشرقی پاکستان کے ریڈیو اسٹیشن سے رویت ہلال کا اعلان پورے ہندوستان کے حق میں اسی طرح مشرقی ہند کے کسی ریڈیو اسٹیشن سے رویت کا اعلان پورے مغربی ہند کے حق میں معتبر ہوگا بشرطیکہ یہ اعلان اس طریقہ اور صورت میں ہو جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ھذا ما عندواللہ اعلم

ہمارا مذکورہ مشروحہ صورت میں ریڈیو کے مطابق شرعی سے ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا ۔ اور اس سے غلبہ ظن ہی نہیں بلکہ یقین بھی حاصل ہوجاتا ہے اور شامی کی لکھی ہوئی تینوں صورتوں پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے لہذا اس کی پابندی ضروری نہیں ۔ واللہ واعلم ۔

رویت کمیٹی کے اجتماع میں جو کچھ زیر بحث آئے اور طے ہو ۔ اس سے بھی مجھے مطلع کیجئے گا ۔ مکاتیب

اختلاف مطالع

احکام شرعیہ میں اختلاف مطالع کا اعتبار کرنے والے اپنے مدعا پر دو طریق سے استدلال پکڑتے ہیں : پہلا طریق : حدیث کریب ہے لیکن اس حدیث کے اس مدعا پر دلالت کرنے میں خود ان لوگوں کو بھی کلام ہے جو اختلاف مطالع کا اعتبار کرتے ہیں علامہ سند حنفی سنن نسائی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کو اس کریب کی حدیث ہے ہٰکَذَا أمرنَا رَسُول اللہ صلی اللہ تعَالَی عَلَیۡہِ وَسل م (سنن النسائی کتاب الصیام حدیث 2111) پر ہے ہٰکَذَا أمرنَا رَسُول اللہ صلی اللہ تعَالَی عَلَیۡہِ وَسلم یَحۡتَمل أَن الۡمُرَاد بِہٖ أَنہ أمرنَا أَن لَا نقبل شَہَادَۃ الۡوَاحِدِ فِی حق الۡإِفۡطَار أَو أمرنَا أَن نعتمد علی رُؤۡیَۃ أہل بلدنا وَلَا نعتمد علی رُؤۡیَۃ غیرہم والی الۡمَعۡنی الثَّانِی تمیل تَرۡجَمَۃ الۡمُصَنّف وَغَیرہ لکِن الۡمَعۡنی الۡأَول مُحۡتَمل فَلَا یَسۡتَقِیم الِاسۡتِدۡلَال إِذۡ الِاحۡتِمَال یفۡسد الِاسۡتِدۡلَال وَکَأَنَّہُم رَأَوۡا أَن الۡمُتبَادر ہُوَ الثَّانِی فبنوا عَلَیۡہِ الِاسۡتِدۡلَال وَاللہ تَعَالَی أعلم قَوۡلہ

سے مراد یہ ہو کہ آپ نے ہمارے لئے حکم کیا ہو کہ افطار کے حق میں ایک شخص کی گواہی ہم نہ قبول کریں (اور یہاں کریب ایک شخص کی گواہی ہے) یا یہ مطلب ہے کہ حکم فرمایا کہ اپنے شہر والوں کی رؤیت اعتبار کریں اور اپنے غیر کی روایت کا اعتبار نہ کریں اور دوسرے مطلب کی طرف امام نسائی کا ترجمہ مائل ہے لیکن پہلے مطلب کا احتمال بھی اس وجہ سے ااستدل درست نہیں ہوتا کیوں کہ احتمال سے استدلال ساقط ہوجاتا ہے ۔

اس تقریر کو کچھ تفصیل سے علامہ شوکانی نے نیل (3/506)میں اجمال سے علامہ نووی نے شرح مسلم (7/204) میں علامہ منصور حنبلی نے کشاف القناع میں لکھی ہے اور بات بھی یہی ہے کہ احتمال سے استدلال قائم نہیں رہتا ۔

دوسرا طریق استدلال : یہ کہ اختلاف طلوع وغروب وزوال شمس پر رؤیت ہلال کو قیاس کرنا اور کہنا ہے کہ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (سورة البقره187) يأَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ (الاسراء :78)

میں جیسا کہ حکم ہے ویسا ہی صوموالرؤیتہ وافطروالرویتہ

کتاب االصیام سنن النسائی حاشیہ سندی) میں ہی ہے پس جب آفتاب کے طلوع وغروب وزوال کے اختلاف لامحالہ ہر جگہ معتبر رویت ہلال کے اختلاف مطالع میں بھی ضرور معتبر ہونا چاہیے ۔

علامہ منصور بن ادریس الحنبلی نے کشاف القناع میں بعد نقل کرنے اس دلیل کے اس کا جواب نقل کیا ہے چنانچہ کشاف القناع (2/253/254)

وَأَجَابَ الْقَاضِي عَنْ قَوْلِ الْمُخَالِفِ : الْهِلَالُ يَجْرِي مَجْرَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ حُكْمُ نَفْسِهِ ، كَذَا الْهِلَالُ بِأَنَّ الشَّمْسَ تَتَكَرَّرُ مُرَاعَاتُهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ فَتَلْحَقُ بِهِ الْمَشَقَّةُ ، فَيُؤَدِّي إلَى قَضَاءِ الْعِبَادَاتِ ، وَالْهِلَالُ فِي السَّنَةِ مَرَّةً فَلَيْسَ كَبِيرُ مَشَقَّةٍ فِي قَضَاءِ يَوْمٍ ، وَدَلِيلُ الْمَسْأَلَةِ مِنْ الْعُمُومِ يَقْتَضِي التَّسْوِيَةَ (کتاب الصیام کشاف القناع 2/304)

یعنی : اور قاضی صاحب نے مخالف کے اس قول (کہ ہلال طلوع شمس اور اس کے غروب کی جگہ پر جاری ہوتا ہے اور یہ ثابت ہے کہ طلوع و غروب شمس ہر جگہ اپنی اپنی معتبر ہے پس ایسے ہی ہلال بھی ہونا چاہیے) کا جواب یوں دیا ہے کہ ہر دن ایک جگہ کے طلوع و غروب کا دوسری جگہ بار بار اعتبار کرنے میں مشقت لاحق ہوگی اس وجہ سے عبادات کی قضاء کرنا پڑے گی اور چوں کہ ہلال سال میں ایک بار ہوتا ہے اس وجہ سے اس میں بڑی مشقت نہیں ہے اور اس مسئلہ کی دلیل یہی عمومیت کی وجہ سے ہر جگہ برابری کی مقتضی ہے۔

یہ جواب جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس سے کچھ بھی تشفی حاصل نہیں ہو سکتی۔

بعض اہل رؤیت ہلال اور طلوع و غروب وزوال شمس میں ایک دقیق فرق بتاتے ہیں وہ یہ کہ ہر شخص کی لیل (رات) اس کا زوال شمس طلوع فجر اور غروب شمس کے ساتھ ہے۔ فرض کرو کہ عمرو بکر سے دس میل کے فاصلہ پر ہے یا پانچ ہی میل کے فاصلے پر ہے یا دو ہی میل کے فاصلے پر ہے وہ کسی حالت میں بھی بکر طلوع و غروب وزوال سے سوال نہ کرے گا کیوں کہ اسے یقین ہے کہجہاں مجھے غروب شمس پالیوے گا میں مغرب کی نماز پڑھوں گا۔ روزہ افطار کروں گا۔ ایسے ہی ایک شخص سحری کھا کر کلکتہ سے ڈاک پر روانہ ہوا ب جہا اس کو غروب شمس پائے گا افطار کرے گا۔ روزہ افطار کروں گا۔ ایسے ہی ایک شخص سحری کھا کر کلکتہ سے ڈاک پر روانہ ہوا ب جہاں اس کو غروب شمس پائے گا افطار کرے گا اگرچہ اس کے صیام کے اقات میں کئی گھنٹے کاا اضافہ ہوجائے یا طلوع فجر پائے گا تو فجر کی نماز پڑھے گا۔ وہ دیکھ لے گا کہ غروب شمس ہوگیا ہے یا طلوع فجر ہوگئی ہے اس کی فرمایا : اقبل اللیل من ہاہنا وادبر النہار من ہہنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (بخار کتاب اا الصیام 2/232) بخلاف رؤیت ہلال کے کہ ہر ایک رؤیت اس کے ساتھ نہیں بلکہ قرب وجوار دس بیس میل کے لوگوں کے لئے اسک مقام کی رؤیت کافی ہوگی اس میں کسی کا کلام نہیں۔ اس لئے اس میں بہت کھوج کی ضرورت پڑتی ہے اور ایک مقام کی رؤیت بشرط نصاب شہادت دوسری جگہ معتبر ہوجاتی ہے۔ چنانچہ دیہات کے لوگوں کی شہادت کو لے کر اہل مدینہ کو صیام کا حکم دیدیا غور کرو جو لوگ اختلاف مطالع کا اعتبار کرنا چاہتے ہیں یا اعتبار کرتے ہیں خود وہ بھی دس میل کے فاصلے کو کالعدم شمار کرتے ہیں اور مقام کی رؤیت کو دوسری جگہ معتبر مانتے ہیں اور دیکھو اس لئے اختلاف مطالع کے اعتبار کرنے والوں میں خود اختلاف پیدا ہوگیا کہ کس قدر فاصلہ اور بعد ایک جگہ کی رؤیت کو دوسری جگہ اعتبار کرنے میں مانع ہوگا اور اس قسم کا اختلاف مطالع کے اعتبار کرنے والوں میں خود پیدا ہوگیا کہ کس قدر فاصلہ اور بعد ایک جگہ رؤیت کو دوسری جگہ اعتبار کرنے میں مانع ہوگا اور اس قسم کا اختلاف کہ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (سورة البقرہ 187) یا أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ (الاسراء : 78) میں کیوں نہیں واقع ہوا۔

قال فی نیل الأوطار (3/506) وفی ضبط البعد اوجہ : احدہا : اختلاف المطالع قطع بہ العراقیون والصیدلانی : یعنی نیل الاوطار میں ہے کہ : بعد و فاصلہ میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ بعد مانع ہوگا جو اختلاف مطالع رکھتا ہے اس کے قائل عراقی یعنی : حنفی لوگ ہیں اور صیدلانی اسی کے قائل ہیں۔

(لیکن خود عراقیوں میں جھگڑا پڑگیا کہ آخر مطالع کتنی دوری میں ہوتا ہے۔ جامع الرموز میں ہے کہ : أقل ما یختلف بہ المطالع شہر یعنی : کم از کم ہے جتنے فاصلہ میں اختلاف مطالع معتبر ہوگا ایک ماہ کی مسافت ہے)

وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الرَّوْضَةِ وَشَرْحِ الْمُهَذَّبِ ثَانِيهَا : مَسَافَةُ الْقَصْرِ قَطَعَ بِهِ الْبَغَوِيّ ، وَصَحَّحَهُ الرَّافِعِيُّ وَالنَّوَوِيُّ ثَالِثُهَا : بِاخْتِلَافِ الْأَقَالِيمِ ، حَكَاهُ فِي الْفَتْحِ رَابِعُهَا : أَنَّهُ يَلْزَمُ أَهْلَ كُلِّ بَلَدٍ لَا يُتَصَوَّرُ خَفَاؤُهُ عَنْهُمْ بِلَا عَارِضٍ دُونَ غَيْرِهِمْ ، حَكَاهُ السَّرَخْسِيُّ خَامِسُهَا : مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ الْمَاجِشُونِ الْمُتَقَدِّمِ

سَادِسُهَا : أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ إذَا اخْتَلَفَتْ الْجِهَتَانِ ارْتِفَاعًا وَانْحِدَارًا كَأَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا سَهْلًا وَالْآخَرُ جَبَلًا أَوْ كَانَ كُلُّ بَلَدٍ فِي إقْلِيمٍ ، حَكَاهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْبَحْرِ عَنْ الْإِمَامِ يَحْيَى وَالْهَادَوِيَّةِ (نیل اا الاوطار 4/230)

دوسرا قول : یہ ہے کہ وہ بعد مانع ہوگا جس میں صلاۃ قصر کی مسافت ہو اسے بغوی نے یقنی کہا ہے اسی کو رافعی اور نووی نے صحیح کہا ہے۔ تیسرا قول : یہ ہے کہ وہ بعد لیا جائے گا جس کا

میں اقلیم بدل جائے ۔چوتھا۔ قول : یہ ہے کہ ایک بلد کی رویت اتنی دور کے فاصلے تک معتبر ہوگی کہ ہلال بغیر بدلی یا غبار کے اتنی دور میں چھپ نہیں سکتا۔ پانچواں قول : ابن ماجشون کے قول کے مطابق ہے کہا گر رؤیت ہلال امام اعظم یعنی : شیخ الاسلام کے نزدیک ثابت ہوجائے تو دنیا کے تمام لوگوں کو ماننا پڑے گا کیوں کہ تمام بلاد اس کے نزدیک ایک نمبر کے حکم میں ہیں۔ اس لئے کہ اس کا حکم تمام جگہ نافذ ہے۔چھٹا قول : ہے کہ اگر دونوں جتنیں بلندی وپستی میں مختلف ہیں مثلا : ایک پہاڑ پر برسا ہوا ہے اور ایک نیچی زمین میں بسا ہوا ہے یا باہر بلد ایک ایک اقلیم میں واقع ہوا ہے ۔ ایسی حالت میں ایک کی رؤیت ہلال دوسرے کے لیے لازم نہیں ہے ۔

غور کرو اَتموالصیام الی اللیل میں کیوں نہیں یہ اختلاف واقع ہو؟ ۔ اس وجہ سے کہ بلاشبہ ہر رات اور اس کا غروب وطلوع وزوال اس کے ساتھ ساتھ بخلاف صوموا لرؤیتہ کے کہ وہاں یہ بات نہیں ہے کہ ہر کسی کی رویت اس کے ساتھ ساتھ ہو۔

اقل اختلاف مطالع کو متاخرین حنفیوں نے تو اکی ماہ کے بعد مسافت کو ٹھہرایا ہے۔ لیکن یہ قول کہاں تک مدلل ہے؟ اس کا بھی پتہ نہیں اور اشارع نے کسی مسئلہ شرعیہ کو اہل بیت پر موقوف نہیں رکھا کہ وہ آگر ہر جگہ کے اول اختلاف مطالع کی تحدید وتعیین کرکے بنادیں۔ اس مسئلہ شرعیہ کا حل ہو اور اس پر حل کےلئے راہ ملے ۔ لہذا اس بعد مسافت کی تعیین دلیل کے ساتھ جس سے ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ غیر معتبر شمار کی جائے ان لوگوں کے ذمہ ہے جو اختلاف مطالع کرتے ہیں کا اعتبار کرتے ہیں۔ , مالم فیہ الا تخمین وقیاس-البتہ ان لوگوں پر ایک خدشہ یہ بھی وارد ہوتا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں اذا راہ أہل بلد لزم اہل البلاد وکلہا کہ ایک بلاد کے لوگوں نے حلال دیکھ لیا تو دنیا کے تمام بلاد پر روزہ رکھنا لازم ہوگا جیسا کہ کشاف القناع میں ہے ۔ وہ خدشہ یہ ہے کہ حدیث میں وارد ہو فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین-کہ انتیس کا چاند ڈھک جائے تو تیس کی گنتی پوری کرو کیوں کہ اس بناء پر یہ حکم ہونا چاہیے کہ انتیس کو چاند نہ دیکھا جائے تو خبر منگا لیا کرو۔ کیوں کہ ایک جگہ کی رویت تمام دنیا کو ایام لازم کردیتی ہے اور دنیا میں ہر جگہ غمیم (بادل) کا ہونا صحیح نہیں پس بجائے گنتی پوری کرنے کے خبر منگانے کی فکر کرنی چاہیے ۔ ممکن ہے کہ اس میں جرح سمجھ ایسا حکم نہیں دیا گیا۔

ہاں اگر معتبر ذریعہ سے خبر مل جائے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ مکاتیب

(1) رویت ہلال میں ایسے مسلمان مرد عورت کی شہادت معتبر ہوگی فاسق نہ ہو جس کی ظاہر حالت شرع نہ ہو بدلی ہو یا گرد وغبار تو رمضان کےلئے ایک اور غیر رمضان کےلئے دو معتبر شخصوں کی شہادت ضروری ہے ۔ اور آسمان صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کی شہادت ضروری ہے ۔

(2) مقام رویت کے سوا دوسرے مقامات میں اس رویت کے اعتبار کےلئے دو شرطوں کا تحقق ضروری ہے ۔ بغیر ان کے دوسری جگہوں میں رویت اعتبار نہیں ہوگا یعنی : اس پر عمل نہیں ہوگا۔ کسی مغربی شہر اور مقام کی رویت مشرق والوں کےلئے اس وقت معتبر ہوگی جبکہ دونوں مقاموں کا مطلع متحد ہو۔کہتے ہیں کہ تقریبا پانچ سو میل کی مسافت تک مطلع مختلف نہیں ہوتا پس اس دور کی مسافت پڑھنے والے مشرقی لوگوں کے حق میں مغرب کی رویت معتبر نہیں ہوگی اور مشرق کی رویت مغرب والوں کے حق میں بہر حال معتبر ہوگی چاہے مقام رویت سے کتنی ہی دوری پر کیوں نہ ہوں فافھم :

(2) رویت کی خبر دوسرے مقام میں اس وقت معتبر ہوگی جبکہ بقاعدہ شرعیہ پہونچی ہو دوایک تار یا ٹیلیفیون کا آجانا ریڈیو کی موجودہ صورت اعلان رویت قاعدہ شرعیہ میں داخل نہیں ہے ۔

(3) ریڈیوں کی خبر نہ تو مطلقا مقبول ہے نہ مردود۔ ہندوستان کے کسی ریڈیو اسٹیشن کی خبر رویت کے حق میں معتبر نہیں ہوگی کیوں کہ ریڈیوں کی خبر کے معتبر ہونے کےلئے جس چیز کا ہونا ضروری ہے وہ یہاں متحق نہیں ہے اور پاکستان کے ریڈیو سے اعلان رویت کے اعتبار کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ ہلال کمیٹی جس میں معتبر علماء اور سربرآوردہ مسلمان شامل ہوں۔ ایسی کمیٹی کے اعلان پر مقامی لوگوں کو عمل کرنا ہوگا اور دور والوں کا حکم دوسرے سوال کے جواب میں مذکور ہوچکا ہے ۔ جو لوگ ریڈیو کی خبر پر اعتماد کرکے روزہ رکھتے ہیں یا شب قدر مناتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

(4) جنتری یا کلنڈر میں لکھی ہوئی رویت کی تاریخ پر اعتماد کرکے روزہ رکھنا یا عید بقر منانا غلط کام ہے کلنڈر اور جنبری سے بسا اوقات اختلاف ہوجاتا ہے ۔

(5)جن لوگوں نے جمعہ سے روزہ رکھا ہے انھوں نے ٹھیک کیا ہے۔ ہمارے مبا کپور کے لوگوں نے جمعرات کو چاند دیکھا تھا اس لئے یہاں متفقہ طور پر پہلا روزہ جمعہ کو تھا۔ ضلع اعظم گڑھ اور بستی وگونڈہ وغیرہ اضلاع کے مطالع مختلف نہیں ہیں بلکہ متحد ہیں بہت معمولی فرق رکھتے ہیں۔

(6)تروایح آٹھ رکعت اوروتر تین رکعت بسلام واحد یا بسلامین کل 11 رکعت پڑھ جاسکتی ہے اوردس رکعت کے بعد تین رکعت وتر کل 13 رکعت پڑھی جاسکتی ہے لیکن زیادہ تر 8 تروایح اور 3 وتر بسلام واحد کل گیارہ پر عمل ہوناچاہیے۔

(7)ایسی صورت میں پہلے وتر فاتتہ پڑھے پھر وتر وقتیہ پڑھے واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الصیام

صفحہ نمبر 128

محدث فتویٰ